LIDA Stories

lidastories.net

ناروے آنا

Aamiina
Julie Cornelia van Walsum
Yasir Tayyab

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
https://creativecommons.org/licenses/by/4.0

ناروے آنا

Aamiina
Julie Cornelia van Walsum
Yasir Tayyab
5
اردو ur

میں اور میرے دو بھائی دسمبر 2016 میں ناروے آئے۔ ہم نے گرمیوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے کیونکہ ہمیں لگتا تھا کہ ناروے میں اتنی ہی گرمی ہوگی جتنی صومالیہ میں تھی۔ تاہم، جب ہم ایئرپورٹ پر پہنچے تو برفباری ہو رہی تھی۔ ہمیں سردی لگ رہی تھی اور موسم بہت ٹھنڈا تھا۔ اگرچہ ہم چند سوٹ کیس لے کر آئے تھے لیکن ان میں صرف گرمیوں کے کپڑے تھے۔

اگرچہ بہت سردی تھی لیکن جب ہم ناروے آئے تو میں بہت خوش تھی۔ میں آخر کار اپنی ماں سے دوبارہ مل سکوں گی، جنہیں میں نے چھ سال سے نہیں دیکھا تھا۔ میری ماں اور ان کی دو سہیلیاں ہم سے ملیں۔ انہیں دیکھ کر ہم خوشی سے رو پڑے۔ ہم اس چھوٹے سے شہر میں چلے گئے جہاں ماں رہتی تھیں۔

ھں کے شہر میں میرا پہلا دن بہت اجنبی گزرا۔ سردی اور برف باری تھی اور دیکھنے کے لیے زیادہ چیزیں نہیں تھیں۔ گلیاں بالکل خالی تھیں۔ جن چند لوگوں سے میں ملی تھی وہ بہت سرد مزاج تھے اور دوستانہ نہیں تھے۔ صومالیہ میں ہر جگہ لوگ ہوتے تھے، اس لیے یہاں سب کچھ اجنبی محسوس ہوا۔ میری ھں اور ان کی سہیلیوں نے ہمیں کچھ تحائف دیے، اور پھر وہ ہمیں سردیوں کے کپڑے خریدنے کے لیے اپنے ساتھ لے گئیں۔

اگر میں صومالیہ میں رہتی تو مجھے لگتا ہے کہ میں اب تک ھں بن چکی ہوتی۔ شاید میرے اب تک بہت سے بچے ہوچکے ہوتے۔ اگر میں صومالیہ میں ہوتی تو مجھے وہ مواقع نہ ملتے جو مجھے اب ملے ہیں۔ میں ڈروے میں رہنا اپنی خوش قسمتی سمجھتی ہوں۔

کرسمس کی تعطیلات کے بعد، میں نے بالٹن کے تعلیمی مرکز میں ڈروے کے ایک کورس میں شمولیت اختیار کی۔ ایک روایتی اسکول میں تعلیم شروع کرنے سے پہلے میں نے وہاں دو سال تک تعلیم حاصل کی۔ اب میں اپنے آخری سال میں ہوں اور میں نے بہت سے نئے دوست بنائے ہیں۔ میں بہت دوستانہ ہوں اور دوسرے لوگوں سے مل کر لطف اندوز ہوتی ہوں۔

اگلے سال میں صحت اور نوجوانوں کی ترقی کے شعبہ میں سیکنڈری اسکول میں داخلہ لوں گی۔ مستقبل میں، میں نوجوان کارکن بننا چاہتی ہوں۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد، میرا خواب مستقل ملازمت حاصل کرنا ہے۔ میں گاڑی چلانا بھی سیکھنا چاہتی ہوں اور اپنا گاڑی چلانے کا لائسنس بھی حاصل کرنا چاہتی ہوں۔

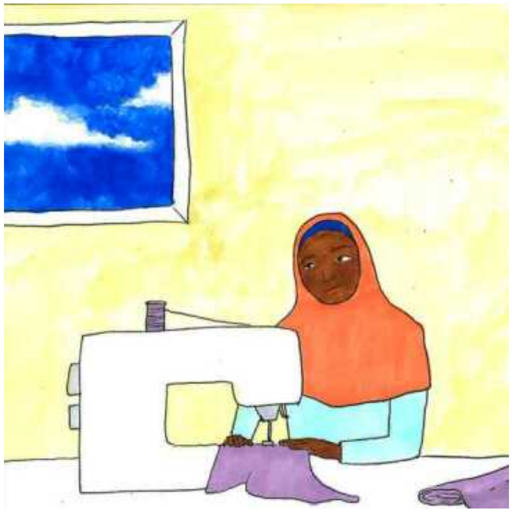

اسکول کے بعد میں رضاکاروں کے ذریعے چلائے جانے والے سینٹر میں جاتی ہوں جہاں مجھے اپنا ہوم ورک کرنے میں مدد ملتی ہے۔ میں نے سینٹر میں ایک سلائی کورس میں بھی شمولیت اختیار کی ہے۔

صومالیہ میں، میں کبھی سکول نہیں گئی اور نہ ہی قرآن سکول کے علاوہ کوئی کورس کیا۔ مجھے پڑھنا لکھنا نہیں آتا تھا۔ اب میں نے صومالی اورنارویجن دونوں زبانوں میں لکھنا سیکھ لیا ہے اور بہت سے دوسرے مضامین بھی۔ میں نے محسوس کیا کہ تعلیم کے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں۔ اب میں باخبر اور خوشی محسوس کرتی ہوں۔